سوال

(104) اصلاح کرنے والا اور خیر کی بات کہنے والا جھوٹا نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا کسی بھی وقت جھوٹ بولنا مباح ہے۔ "اخوکم شوکت"

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جاننا چاہیے کہ جھوٹ کی حرمت کی علت لوگوں کے درمیان فساد اور خیانت ہے تو جب کسی بات میں مصلحت راجح ہو یا مصلحت ہی مصلحت ہو اور وہ جھوٹ ہو تو جائز ہے ان شاء اللہ۔ کیونکہ بخاری مسلم کی حدیث میں ثابت ہے جیسے مشکوٰۃ (2/412) میں ام کلثوم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتی ہیں کہ فرمایا: رسولؐ نے کہ لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے لیے جھوٹ بولنے والا جھوٹا نہیں ہے۔ کیونکہ وہ خیر کی بات کہتا ہے اور خیر کی بات لے جاتا ہے۔

اور المسند (6/459) اور ترمذی (2/183) میں اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ رسولؐ نے فرمایا جھوٹ تین چیزوں کے علاوہ حلال نہیں ہے۔ (1)۔ آدمی اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لیے جھوٹ بولے۔ (2)۔ لڑائی میں جھوٹ بولنا۔ (3)۔ لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے لیے جھوٹ بولنا۔

امام احمدؒ نے (6/404) میں ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا سے روایت لاتے ہیں وہ کہتی ہیں کہ رسولؐ نے تین چیزوں میں جھوٹ بولنے کی رخصت دی ہے۔

1۔: لڑائی میں۔ 2۔: لوگوں میں اصلاح کے لیے۔ 3۔: مرد کا اپنی بیوی کو جھوٹ کہنا۔

اور ایک روایت میں ہے مرد کا اپنی بیوی سے بات کرنے میں، اور عورت کا اپنے خاوند کے ساتھ بات کرنے میں۔ جیسے کہ الصحیحہ (2/74) میں ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ الدین الخالص

ج1ص210

محدث فتویٰ